السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بنی آدم کے ناخن حضرت آدم علیہ السلام کی نشانیاں کہی جاتی ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو ناخن ترشوا کران کا نجاست میں پھینکنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کیا یہ عمل بے حرمتی نہیں سمجھا جائے گا۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی آدم کے ناخن کا حضرت آدم علیہ السلام کی نشانیاں ہونے کے متعلق کوئی ضعیف روایت بھی نظر سے نہیں گزری۔ البتہ ملا علی قاری حنفی نے مرقاة شرح مشکوة 5 646 شرح حدیث ذکر اویس قرنی میں لکھا ہے: کما قیل ظفر آدم انہ اثر من جلدہ السابق،، ظاہر ہے کہ یونہی ایک بات مشہور ہوگی ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ سارے اعضاء حضرت آدم علیہ السلام کی نشایناں ہیں۔ پس اس بارے میں ناخن کی کوئی خصوصیت نہیں رہی۔

بہتر یہ ہے کہ ناخن اوربال ترشوا کران کو دفن کردیا جائے۔ ’’قال الحافظ فی سؤالات ہہنا عن أحمد، قلت لہ: یأخذ من شعرة وأظفارہ، أیدفنہ أم یلقیہ؟ قال: یدفنہ، قلت: بلغک فیہ شیٔ؟ قال: کان ابن عمر یدفنہ، وروي أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بدفن الشعر والأظفار، وقال: لا یتعلب بہ سحرة ابن آدم، قال الحافظ: وہذا الحدیث أخرجہ البیہقی من حدیث وائل بن حجر نحوہ، وقد استحب أصحابنا دفنہا، لکونہا أجزاء من الآدمی، قال: والترمذي الحکیم من حدیث عبداللہ بن بسر رفعہ: قصوا اظفارکم وادفنوا قلادتکم ونقوا براجمکم، وفی سندہ راو مجہول،، (تحفة الأحوزي 4/10). (محدث دہلی

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 101

محدث فتویٰ